دلچسپ اور معیاری مضامین کے ۱۰۵ صفحات پر مرتب کیا گیا ہے، ویلور جیسے دور دراز علاقے سے اردو زبان میں ایسے اچھے رسالہ کی اشاعت، نہ صرف اردو زبان کی ہمہ گیر مقبولیت کا ثبوت ہے بلکہ اس سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ اردو کے لئے مدارس اسلامیہ عربیہ کی اہم خدمات کا دائرہ کہاں تک وسیع ہے، صفیر کے اس شمارہ میں طلبار کے لئے بھی خاص کر لائق مطالعہ مضامین شامل ہیں "تحفظ قرآن" کے عنوان سے مولوی محمد حسین صاحب باقوی کا مضمون اگر صفیر کی اسی اشاعت میں پورا دے دیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا۔ (م - ع)

توحید خالص (پہلی قسط) گھر کے چراغ ۲۲×۱۸/۸ سائز کے ۶۸ صفحات کی

یہ نادر روزگار" تالیف ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کے قلم عجائب رقم" کا غیر مجلد نتیجہ ہے جسے ادارہ توحید محلہ شنجان علی گڑھ نے "سرمہ مفت نظر" کے طور پر شائع کیا ہے مولف موصوف اٹھارہ سال لگاتار اس کتاب کے تحریر فرمانے کی تمنا میں مضطرب رہے ہیں، حق تعالیٰ شانہ سب کے کارساز ہیں اور مسبب الاسباب بھی، انھوں نے ڈاکٹر صاحب کی تکمیل تمنا کے لئے سبب بھی مہیا کر دیا، ہوا یہ کہ مولوی محمد یوسف بنوری صاحب کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا، انھوں نے انتہائی جذباتی انداز میں ماہنامہ البینات کے صفحات پر اپنا تاثر غم پیش کرتے ہوئے ان مرحوم کے حالات ایک خاص انداز میں لکھ ڈالے، اس مضمون کی فوٹو اسٹیٹ کاپی کسی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو بھیج دی اور بس! پھر کیا تھا، ڈاکٹر صاحب کی آرزو کے کھنہ بر آئی اور انہوں نے فوراً مولوی بنوری صاحب کے مذکورہ مضمون کو زیب عنوان بنا کر دین اسلام کو دو حصوں (توحیدی دین اور انخابی دین) میں تقسیم کر ڈالا - اور دوسری صدی ہجری

سے لے کر تیرھویں صدی ہجری تک تمام اولیاء، صلحاء و محدثین عظام اور علماء کرام (مثلاً حضرت ابراہیم بن الادہمؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت علی ہجویریؒ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ۔ خواجہ چشتی اجمیریؒ۔ حضرت جلال الدین رومیؒ۔ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ۔ شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہم اور چودھویں صدی ہجری میں جماعت دیوبند، بریلوی اور اہل حدیث کے جملہ اراکین کے بارے میں اپنا یہ فتویٰ صادر فرما ڈالا کہ

"یہ سارے حضرات جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، دین اتحاد کے علمبردار تھے اور آج جو دین اسلام کے نام سے اس دنیا میں پایا جاتا ہے وہ انہیں حضرات کا ایجاد کردہ ہے، قرآن و حدیث کے دین سے بالکل الگ الخ"

ظاہر ہے کہ اس فتویٰ پر مبنی کتاب کسی تعارف و تبصرہ کی محتاج نہیں ہوسکتی۔ ان سطور کے قارئین خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ پوری کتاب کیا ہوگی؟

مولوی بنوری صاحب کا مضمون جن صاحب نے مؤلف کتاب کو بھیجا تھا، انھوں نے اس پر ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے بھی طلب کی تھی۔ اس رائے کو ۶۸ صفحات میں پیش کر کے خاتمہ پر ڈاکٹر صاحب مرسل خط سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ:۔

"محترمی! آپ نے مجھے تبصرہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ میں نے اپنی سی کر دیکھی۔

یہ جملہ اپنی جگہ صحیح، لیکن ڈاکٹر صاحب کے مندرجہ بالا فتوے کی موجودگی میں خیال ہوتا ہے کہ اس جملہ میں کاتب صاحب سے سہو ہوا ہے

یعنی "اپنی ایسی"، اور "کردیکھی"، کے درمیان محاورہ کے دو لفظ اور تھے جو ترک ہو گئے۔ اور یہ واقعہ بھی ہے کہ یہ کتاب لکھ کر صاحب کتاب نے حقیقتاً اپنی ایسی . . . . . کردیکھی! (م - ح)

~(×)~

اسلام کا فلسفۂ سیاست

مغربی افکار سیاست کے پس منظر میں

تالیف: ڈاکٹر مولوی ماجد علی خاں صاحب

رفیق اعزازی ندوۃ المصنفین

اگرچہ اسلام کے سیاسی نظریہ پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ لیکن اردو میں یہ کتاب اپنی نوعیت اور رنگ میں منفرد ہے، اور ارباب ذوق کے مطالعہ کے لائق ہے۔

صفحات ۱۸۸

قیمت مجلد:- پندرہ روپے

قیمت غیر مجلد:- بارہ روپے

مکتبہ برہان، اردو بازار، دہلی ۶